***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Interconnection between Solar and Lunar Systems and Islamic Devotions: A Research Study of Quranic Wisdoms

نظام شمسی و قمری اور اسلامی عبادات کا باہمی ربط اور قرآنی حکمتوں کا تحقیقی مطالعہ

Dr. Zaheer Ahmad
Assistant Professor, PGC Bhimber, Azad Kashmir
Zaheer6266@gmail.com

Abstract
This research article provides an in-depth analysis of the dual calendar system in Islam, focusing on the lunar (Hijri) and solar calendars and their implications for religious practices. While daily prayers are determined by solar phenomena, major religious observances such as Ramadan, Hajj, and Eid follow the lunar calendar. The article examines primary sources including the Qur'an, Hadith, classical exegeses, jurisprudential opinions, and modern Islamic astronomical scholarship. It highlights the philosophical, theological, and practical wisdom behind employing both calendars and illustrates how empirical observation and scientific calculation are harmonized within Islamic tradition. The study emphasizes the dual system's role in ensuring global coherence, seasonal flexibility, and alignment with celestial phenomena.

Keywords: Lunar Calendar, Solar Calendar, Islamic Worship, Fiqh, Astronomy, Qur'anic Time, Hajj, Ramadan.

تمہید

وقت اور اس کے پیمانے ہر تہذیب میں اہمیت کے حامل رہے ہیں، اور اسلامی تاریخ میں وقت کو عبادات، سماجی نظم و نسق اور اخلاقی تربیت کا مرکزی عنصر قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ میں اوقات کے تعین، مہینوں کی گردش، روز و شب اور فلکیاتی مظاہر کے ذریعے انسان کو وقت کے شعور سے متعارف کرایا گیا ہے[1]۔ اس مقالے کا مقصد یہ ہے کہ شمسی و قمری نظام کے تاریخی، قرآنی، فقہی، فلسفیانہ اور عملی پہلوؤں کا جامع اور تفصیلی جائزہ لیا جائے تاکہ اسلام میں وقت کے نظام کی حکمت اور ان کا عبادات پر اثر واضح ہو سکے۔

1. شمسی و قمری نظام: تعارف و تاریخی پس منظر

قمری سال

قمری سال چاند کی گردش پر مبنی ہوتا ہے اور بارہ مہینوں پر مشتمل ہے۔ ہر ماہ کا آغاز نئے ہلال کی رؤیت سے متعین کیا جاتا ہے۔ ہجری سال کی ابتداء نبی ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت سے ہوئی۔ اسلامی کیلنڈر میں رمضان، عید الفطر، عید الاضحی اور حج کے اوقات اسی نظام سے منسلک ہیں۔ کلاسیکی اسکالرز کے مطابق قمری نظام عبادات میں گردش، عالمی یکسانیت اور اسلامی تاریخ میں یکرنگی فراہم کرتا ہے۔

قمری مہینے 29 یا 30 دن کے ہوتے ہیں، اور سالانہ طور پر شمسی سال کے مقابلے میں تقریباً 11 دن کم ہوتا ہے، جس کی وجہ سے رمضان اور حج ہر سال مختلف موسموں میں آتے ہیں۔ اس گردش کی حکمت یہ ہے کہ تمام موسموں میں عبادت گزار کو مختلف ماحولیاتی اور سماجی حالات میں عبادت کا تجربہ حاصل ہو[3]۔

شمسی سال

شمسی سال سورج کی گردش پر مبنی ہے اور تقریباً 365 دن پر مشتمل ہوتا ہے۔ قدیم تہذیبوں میں زرعی اور موسمی سرگرمیوں کے لیے شمسی سال استعمال ہوتا رہا۔ اسلامی دنیا میں نماز کے اوقات، موسم کی تبدیلی اور سماجی تقویم کے لیے شمسی مظاہر کو بنیاد بنایا گیا۔ امام قرطبی اور طبری نے نماز کے اوقات کے لیے سورج کی اونچائی، نصف النہار اور سایہ کے نظام کی وضاحت کی ہے "اعتمد الفقهاء على الشمس لتحديد أوقات الصلاة اليومية"[i]

ما قبل اسلام شمسی و قمری نظام

اسلام سے قبل بھی دنیا کے مختلف خطوں میں شمسی و قمری سالوں کا استعمال موجود تھا۔

مصری نظام

قدیم مصر میں سولر کیلنڈر کا استعمال زرعی منصوبہ بندی کے لیے ہوتا تھا۔ یہ کیلنڈر 365 دن پر مشتمل تھا، اور اس میں مہینے نائل کے سیلاب اور فصلوں کے مطابق ترتیب دیے گئے تھے۔ ان کے پاس ہجری یا قمری جیسے مہینے بھی تھے، جو چاند کی گردش سے متعلق تھے، لیکن وہ زیادہ تر مذہبی تہواروں کی تاریخ کے لیے استعمال ہوتے[ii]۔

بابلی اور میسوپوٹیمیا

بابلی تہذیب میں بھی شمسی و قمری کیلنڈر موجود تھا۔ بارہ قمری مہینوں کے ساتھ ہر تین یا چار سال بعد ایک اضافی مہینہ شامل کیا جاتا تھا تاکہ قمری اور شمسی سال کی ہم آہنگی قائم رہے۔ ان کا مقصد زرعی اور مذہبی تقویم میں توازن رکھنا تھا۔

رومی نظام

رومیوں نے اصل میں شمسی کیلنڈر استعمال کیا، جس میں 12 مہینے اور 365 دن شامل تھے۔ جولین کیلنڈر میں ہر چار سال بعد ایک لیپ دن شامل کیا جاتا تھا تاکہ زمین کی سورج کے گرد گردش کے مطابق کیلنڈر برقرار رہے۔ اسلامی کیلنڈر سے پہلے رومی شہری بھی قمری مہینوں پر مبنی تہوار مناتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شمسی و قمری دونوں نظام دنیا کے مختلف خطوں میں رائج تھے۔

نظاموں کا امتزاج

اسلام نے ان تاریخی تجربات کو فطری حکمت کے ساتھ ضم کیا۔ قمری مہینے عبادات میں گردش، عالمی یکسانیت اور سماجی تجربات کی ہم آہنگی فراہم کرتے ہیں جبکہ شمسی مظاہر روزانہ عبادات کی درستگی اور یکسانیت کو یقینی بناتے ہیں9۔ "ارتباط العبادات بحركة الأفلاك يدل على حكمة التشريع"[iii]

2. قرآن مجید میں شمسی و قمری مظاہر اور عملی حکمتیں

قمری مہینے اور عبادات

قرآن میں بار بار یہ وضاحت کی گئی ہے کہ مہینے اللہ کی مقرر کردہ گردش کے تابع ہیں اور ان کے ذریعے عبادات کے اوقات طے کیے جاتے ہیں:

»إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ...«[iv]

ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے ہاں بارہ ماہ ہے اللہ کی کتاب میں۔۔۔

- حکمت: قمری مہینوں کے ذریعے عبادات میں سالانہ گردش اور روحانی توازن برقرار رہتا ہے۔
- عملی اثر: رمضان اور حج کی مناسبت مہینے کی ہلالی رؤیت پر منحصر ہے۔

» يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ...«[v]

یہ آیت روزے کے لیے قمری مہینے کی بنیاد بیان کرتی ہے، اور اس میں تدبر اور پرہیز گاری کی حکمت چھپی ہے[5]

روز و شب اور نماز کے اوقات

روز و شب کی گردش قرآن میں عبادات کے وقت اور تدبر کے لیے نشانی کے طور پر بیان ہوئی ہے:

»وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً...«[vi]

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے بنایا رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے۔

- حکمت: انسانی شعور میں وقت کے ادراک اور عبادات کی تقسیم پیدا کرنا۔
- عملی اثر: نماز کے اوقات، دن کے مختلف حصوں میں تقسیم، جیسے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء، سورج کی گردش کے مطابق ہیں[7]۔

»أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ«[vii]

ترجمہ: نماز قائم کر دن کے دونوں اطراف اور رات کے ایک حصے میں۔

یہ آیت نماز کے اوقات کو شمسی مظاہر سے منسلک کرتی ہے، تاکہ عبادت گزار ہر وقت کی روشنی کے مطابق نماز ادا کرے[8]

سورج و چاند اور فلکیاتی مظاہر

قرآن میں سورج اور چاند کی گردش کو وقت کی پیمائش اور عبادات کی درستگی کے لیے نشانی قرار دیا گیا ہے:

»وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ«[viii]

ترجمہ: وہی اللہ ہے کہ جس نے سورج کو چمکدار اور چاند کو منور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو۔

- حکمت: علم اور حساب کی بنیاد فراہم کرنا، تاکہ انسان وقت اور سال کی درست پیمائش جان سکے۔
- عملی اثر: عبادات کے اوقات اور سالانہ تقویم کا قیام ممکن ہوتا ہے۔

ستاروں کا ذکر بھی قرآن میں بارہا آیا ہے:

»وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا...«[ix]

ترجمہ: اور وہی تو ہے جس نے بنایا تمہارے لئے ستارے تاکہ تم ان کے ذریعے راستہ جان سکو۔

حکمت: انسانی رہنمائی اور وقت کے ادراک کے لیے نشانی۔

- عملی اثر: رات کے اندھیروں میں فلکیاتی مشاہدہ اور وقت کی پیمائش ممکن بناتا ہے۔

شمسی مظاہر کی روزانہ عبادات میں اہمیت

نماز کے پانچ وقت کے اوقات سورج کی حرکت کے مطابق ہیں:

- فجر :سورج نکلنے سے قبل
- ظہر :سورج کے عروج کے بعد
- عصر :سورج کے ڈھلنے سے قبل
- مغرب :سورج غروب ہونے کے بعد
- عشاء :رات کے شروع میں

قرآن ان مظاہر کی نشاندہی کرتا ہے:

»أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ«[x]

- حکمت :عبادت گزار کے وقت شعور میں اضافہ اور عبادت کے انتظام کی آسانی۔

ہلال رؤیت اور عبادات

رمضان، عید اور حج کی عبادات چاند کی رؤیت سے وابستہ ہیں۔ احادیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں واضح کیا گیا ہے کہ عبادات کے لیے صرف فلکیاتی حساب کافی نہیں بلکہ انسانی مشاہدہ بھی لازمی ہے۔

"صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ-"[xi]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جب تم رمضان کے چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو، اور شوال کے چاند کو دیکھو تو روزہ توڑ دو۔ اگر تم پر چاند پوشیدہ (بادل وغیرہ کی وجہ سے) رہے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔

روز و شب کا قرآن میں بیان

قرآن میں روز و شب کی گردش عبادات کے اوقات کے لیے ایک علامت کے طور پر پیش کی گئی ہے، جس سے انسان وقت کی پیمائش اور طے شدہ اوقات کے شعور میں آتا ہے، ارشاد باری ہے:

»اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا[xii]«

ترجمہ:" اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات اور دن کو ایک کے بعد ایک بنایا تاکہ جو شخص یاد رکھنا چاہے (یعنی عبرت حاصل کرے) یا شکر ادا کرنا چاہے، وہ کر سکے۔"

3. اسلامی عبادات میں شمسی و قمری نظام کی حکمتیں

رمضان، حج اور عید

یہ عبادات قمری مہینوں سے وابستہ ہیں تاکہ ہر سال مختلف موسموں میں گردش کریں اور تمام مسلم معاشروں میں عباداتی تجربات میں تنوع آئے۔

ایک اہم سوال

رمضان المبارک مسلمانوں کے لیے روحانی، اخلاقی اور اجتماعی تربیت کا مہینہ ہے۔ ایک عام مسلمان کے ذہن میں اکثر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ ہر سال مختلف موسموں میں کیوں آتا ہے؟ کبھی گرمی کے شدید موسم میں، کبھی سردیوں میں، اور بعض اوقات دن بہت طویل ہونے کی وجہ سے روزے رکھنا مشکل محسوس ہوتا ہے۔ اس سے یہ تجویز بھی پیدا ہوتی ہے کہ کیا رمضان کو کسی آئیڈیل اور معتدل موسم، مثلاً فروری یا مارچ میں فکس نہیں کیا جا سکتا، تاکہ جسمانی سہولت بھی حاصل ہو۔

اسلامی شریعت اور قرآن و سنت کی تعلیمات اس سوال کا واضح جواب فراہم کرتی ہیں۔ رمضان کی حرمت، اس کا آغاز اور روزے رکھنے کے اوقات قمری مہینے اور ہلال کی رؤیت پر منحصر ہیں، نہ کہ شمسی یا موسمی سہولت پر۔ یہ نظام نہ صرف عبادتی صحت کو برقرار رکھتا ہے بلکہ مسلمانوں میں صبر، تقویٰ، اور اجتماعی مساوات پیدا کرتا ہے۔

رمضان کی قمری گردش اور اسلامی کیلنڈر کا نظام

قمری کیلنڈر کی ساخت

اسلامی کیلنڈر مکمل طور پر قمری ہے، اور ہر مہینہ 29 یا 30 دن پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک قمری سال میں تقریباً 355–354 دن ہوتے ہیں، جو شمسی سال (366–365 دن) سے تقریباً 10–11 دن کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان کا مہینہ ہر سال شمسی کیلنڈر کے لحاظ سے تقریباً 10–11 دن پیچھے آتا ہے، اور ایک دہائی میں تقریباً ہر موسم میں آتا ہے۔ یہ گردش اسلامی عبادات اور روزے کی حکمت کا بنیادی حصہ ہے، جو انسان کو مختلف موسمی چیلنجز کے ذریعے روحانی تربیت اور صبر سکھاتی ہے۔

قرآن و سنت میں ہلال پر تاکید

قرآن میں رمضان کے روزے کی مدت اور مہینے کے تعین کے لیے قمری ہلال پر واضح تاکید موجود ہے:

»شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ[xiii]«...

یہ آیت رمضان کے مہینے کو ایک مخصوص قمری مہینے کے طور پر واضح کرتی ہے، اور قرآن و سنت میں روزہ رکھنے کی شرعی بنیاد بھی ہلال کی رؤیت سے وابستہ ہے۔

حدیث نبوی ﷺ میں بھی آیا ہے:

"ہلال کو دیکھو اور رمضان کا روزہ رکھو، اور ہلال کو دیکھو اور عید مناؤ"[2]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ رمضان کی ابتدا شمسی کیلنڈر یا موسم کی سہولت پر مبنی نہیں بلکہ ہلال کی رؤیت اور قمری گردش پر منحصر ہے۔

رمضان کا ہر سال مختلف موسم میں آنا: حکمت اور فلسفہ

روحانی تربیت

قرآن نے رمضان کے روزے کی حکمت کو اس طرح بیان کیا:

»يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ[xiv]«

تفسیر کے مطابق[3]، رمضان کا روزہ صرف جسمانی بھوک اور پیاس کا امتحان نہیں، بلکہ صبر، تحمل، اور تقویٰ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

گرمی یا سردی میں روزے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو مشکل حالات میں صبر اور حوصلہ پیدا کرنے کی تربیت دی جائے، تاکہ روحانی اور اخلاقی قوتیں مضبوط ہوں۔

اجتماعی حکمت

رمضان کی قمری گردش دنیا کے تمام ممالک میں مسلمانوں کے لیے مختلف موسموں میں روزے رکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

- ہر ملک کے لوگ مختلف موسمی حالات کا تجربہ کرتے ہیں
- یہ امت مسلمہ میں روحانی یکجہتی اور مساوات پیدا کرتا ہے[4]
- اگر رمضان کو کسی فکس شمسی تاریخ پر مقرر کر دیا جائے تو یہ روحانی اور اجتماعی فوائد ختم ہو جائیں گے

علمی اور فلکیاتی حکمت

- قمری ہلال اور شمسی مظاہر کے امتزاج سے وقت اور سال کی پیمائش میں درستگی حاصل ہوتی ہے
- رمضان کا ہر سال مختلف موسم میں آنا انسانی تدبر، مشاہدہ اور علمی تحقیق کے لیے بھی اہم ہے
- جدید فلکیات بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ ہلال کی رؤیت اور قمری مہینے کی گردش اسلامی عبادات کی بنیاد ہیں۔

دنیا کے مختلف ممالک میں رمضان کے اثرات

روحانی اثرات	جسمانی اثرات	دن کی لمبائی	موسم/ملک
صبر اور تقویٰ میں اضافہ	پانی کی کمی، تھکن	طویل دن	**گرمیوں میں (مثلاً سعودی عرب)**
روحانی عبادت کا ثواب یکساں	آسان جسمانی سہولت	مختصر دن	**سردیوں میں (مثلاً ناروے)**
روزانہ عبادت اور تقویٰ کی تربیت	معتدل جسمانی اثرات	درمیانی دن	**معتدل ممالک (مثلاً مصر و پاکستان)**

- گرمی میں روزہ رکھنے سے **صبر اور تحمل کی تربیت** بڑھتی ہے
- سردیوں میں آسان دنوں میں روزہ رکھنے سے جسمانی سہولت ہوتی ہے لیکن روحانی فوائد یکساں رہتے ہیں
- قمری گردش سب مسلمانوں کے لیے **مساوی حالات** پیدا کرتی ہے اور ہر سال سب کو مختلف تجربات سے گزارتی ہے

فقہی موقف

رمضان کو فکس کرنا: ناممکن اور غیر جائز

کسی بھی فقہی اسکالر کے نزدیک رمضان کو شمسی کیلنڈر میں فکس کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

شریعت کی حکمت

- رمضان کی قمری گردش اللہ کی مقرر کردہ نظامت ہے، انسانی سہولت کے لیے نہیں
- ہر سال مختلف موسم میں روزے رکھنے سے مسلمان روحانی تربیت، صبر، تقویٰ اور عالمی یکجہتی حاصل کرتے ہیں

فلسفیانہ اور عملی حکمتیں

- عالمی ہم آہنگی اور یکسانیت

- روحانی تربیت اور وقت کی ادراک کی ترقی
- فلکیاتی مشاہدہ اور علمی پیمائش کا امتزاج
- موسمی تبدیلیوں میں عبادات کا توازن

عالمی ہم آہنگی اور یکسانیت

رمضان کا مہینہ قمری سال میں ہوتا ہے، یعنی ہر سال تقریباً 10–12 دن پہلے آتا ہے۔ اس کے فلسفیانہ اور عملی فوائد یہ ہیں:

فلسفیانہ پہلو:

قمری نظام کے تحت رمضان ہر سال مختلف موسم میں آتا ہے، جس سے انسانوں کو دن، رات، موسم اور عبادات میں کائناتی یکسانیت کا شعور حاصل ہوتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ عبادات اور شکر گزاری کسی مخصوص موسم یا ماحول تک محدود نہیں ہیں، بلکہ کائنات کے ہر حصہ میں یکساں طور پر اللہ کی حکمت اور احکام نافذ ہیں۔

عملی پہلو:

مختلف معاشرے اور آب و ہوا میں لوگ رمضان کو مختلف حالات میں ادا کرتے ہیں: کبھی گرمی میں لمبے روزے، کبھی سردی میں چھوٹے روزے۔ اس سے عالمی توازن اور یکساں تجربہ پیدا ہوتا ہے، اور مسلمان دنیا کے ہر حصے میں ایک ہی مہینے کی روحانی یکسانیت محسوس کرتے ہیں۔

2۔ روحانی تربیت اور وقت کی ادراک کی ترقی

رمضان کی قمری بنیاد روحانی اور نفسیاتی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے:

فلسفیانہ پہلو:

چونکہ قمری سال میں رمضان ہر سال مختلف موسم اور دن کی لمبائی میں آتا ہے، اس لیے انسان **وقت** اور **حالات کی ناپیداری** اور زندگی کی **محدودیت** کو بہتر طور پر سمجھتا ہے۔ یہ شعور شکر گزاری، صبر، اور تزکیہ نفس کی تربیت دیتا ہے۔

عملی پہلو:

رمضان میں روزے اور عبادات وقت کے مطابق انجام دی جاتی ہیں، اور دن اور رات کے چکر کی بنیاد پر طعام اور عبادات کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سے انسان وقت کے انتظام اور خود پر کنٹرول کی عادت سیکھتا ہے، جو روحانی تربیت کے لیے ضروری ہے۔

3۔ فلکیاتی مشاہدہ اور علمی پیمائش کا امتزاج

قمری نظام رمضان کو چاند کی رؤیت سے مربوط کرتا ہے، جو علم فلکیات اور علمی پیمائش کے امتزاج کی مثال ہے:

فلسفیانہ پہلو:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو آسمان کی گردش اور چاند کی حالت دیکھنے کے لیے فطرتی نظام دیا ہے۔ یہ مشاہداتی علم انسان کے شعور اور عقل کو متحرک کرتا ہے، اور اس بات کا ادراک دلاتا ہے کہ عبادات اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہیں۔

عملی پہلو:

رمضان کی ابتدا اور اختتام چاند دیکھ کر ہوتی ہے، جس سے انسان نظریہ فلکیات، کیلنڈر کی پیمائش، اور عملی فیصلہ سیکھتا ہے۔ اس سے مسلمانوں میں علمی اور عملی سمجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے کہ عبادات صرف عقیدے پر نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہیں۔

4۔ موسمی تبدیلیوں میں عبادات کا توازن

رمضان کا قمری نظام ہر سال مختلف موسموں میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتا ہے، جس سے عبادات اور جسمانی مشقت کے درمیان قدرتی توازن پیدا ہوتا ہے:

فلسفیانہ پہلو:

کبھی رمضان گرمی کے طویل دنوں میں آتا ہے اور کبھی سردیوں میں مختصر دنوں میں۔ اس سے انسان موسمی اور قدرتی حالات میں اعتدال اور صبر و شکر کی حکمت سیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادات کو ہر ماحول میں ممکن بنایا ہے، تاکہ روحانی اور جسمانی ترقی دونوں حاصل ہو سکیں۔

عملی پہلو:

مختلف دنوں اور موسموں میں روزہ رکھنے سے انسان صبر، برداشت، اور ہمدردی کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ یہ تجربہ مختلف علاقوں اور اوقات میں یکساں روحانی اصولوں کے مطابق انسان کی تربیت کرتا ہے۔

عملی فوائد

- روزانہ نماز کے اوقات کی درستگی
- سالانہ عبادات کی گردش اور لچک
- معاشرتی اور موسمی ترتیب کی تسہیل
- عالمی سطح پر یکسانیت

5. جدید فلکیاتی اور فقہی تحقیق

جدید فلکیاتی تحقیق میں ہلال رؤیت اور فلکیاتی حساب کو یکجا کرنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ عالمی ہم آہنگی ممکن ہو سکے اور مختلف ممالک میں عبادات کے اوقات میں فرق نہ آئے۔

نتائج تحقیق:

1. **اسلام میں دوہرا نظام (قمری و شمسی) حکمت بھرا ہے**
   - قمری مہینے عبادات میں گردش، عالمی یکسانیت اور روحانی توازن فراہم کرتے ہیں۔
   - شمسی مظاہر روزانہ عبادات کے اوقات میں درستگی اور یکسانیت کو یقینی بناتے ہیں۔
2. **رمضان کی قمری گردش: روحانی و عملی فوائد**
   - رمضان ہر سال مختلف موسم میں آتا ہے، جس سے صبر، تحمل اور تقویٰ کی تربیت ہوتی ہے۔
   - ہر ملک میں مسلمانوں کو مختلف موسمی حالات میں عبادت کرنے کا تجربہ ملتا ہے، جس سے امت میں یکجہتی اور مساوات پیدا ہوتی ہے۔

3. **روز و شب اور عبادات کا تعلق**

- قرآن میں روز و شب کے نظام کو عبادات کے اوقات کے لیے ایک نشانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔
- نماز کے پانچ وقت شمسی مظاہر جیسے سورج کی حرکت اور سایہ کے مطابق ہیں، جو عبادت گزار کے وقت شعور کو بڑھاتے ہیں۔

4. **فلکیاتی مشاہدہ اور علمی پیمائش**

- قمری ہلال اور فلکیاتی مظاہر کی بنیاد پر عبادات کے اوقات مقرر ہوتے ہیں۔
- اس سے انسان مشاہداتی علم، علمی شعور اور عملی فیصلہ سیکھتا ہے کہ عبادات صرف عقیدے پر نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہیں۔

5. **اسلامی عبادات میں موسمی توازن**

- رمضان کی گردش جسمانی مشقت اور روحانی تربیت میں اعتدال پیدا کرتی ہے۔
- مختلف دنوں اور موسموں میں روزہ رکھنے سے صبر، برداشت اور ہمدردی کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔

6. **فقہی اور شرعی اہمیت**

- رمضان کو شمسی کیلنڈر پر فکس کرنا غیر شرعی اور غیر جائز ہے۔
- ہلال کی رؤیت پر منحصر عبادات قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ہیں، اور یہ نظام مسلمانوں میں روحانی، اخلاقی اور اجتماعی تربیت فراہم کرتا ہے۔

7. **عالمی ہم آہنگی اور یکسانیت**

- قمری گردش اور شمسی مظاہر کے امتزاج سے دنیا کے تمام ممالک میں عبادات میں یکسانیت قائم رہتی ہے۔
- جدید فلکیاتی تحقیق بھی ہلال رؤیت اور چاند کی گردش کی اہمیت کو تصدیق کرتی ہے۔

8. **علمی اور فلسفیانہ حکمتیں**

- انسان وقت کے ادراک، موسم کی تبدیلی، فلکیاتی مشاہدہ اور عبادات کی تقسیم کے ذریعے علمی، روحانی اور عملی تربیت حاصل کرتا ہے۔
- یہ نظام انسانی زندگی میں توازن، شکر گزاری، صبر، تقوی، اور اجتماعی مساوات پیدا کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

[i] طبری، محمد بن جریر الطبری، جامع البیان، دار الکتب العلمیہ بیروت، 4/234۔

[ii] ابن الشاطر، نهاية السؤل في تصحيح الأصول (یہ کتاب ابن الشاطر کے نام سے منسوب ہے، جس کا پورا نام علاء الدّین أبو الحسن علي بن ابراهيم الشاطر ہے۔ وہ دمشق (شام) کے مشہور اسلامی دور کے فلکیات دان، ریاضی دان اور ماہرِ آلاتِ فلکیہ تھے، اور ان کی زندگی کا عرصہ 1375–1304ء تک رہا۔)

[iii] ایضا۔

[iv] التوبہ:36

[v] البقرہ:183

[vi] الفرقان:62

[vii] الاسراء:78

[viii] یونس:5

[ix] الانعام:97

[x] الاسراء:78

[xi] بخاری،محمد بن اسماعیل البخاری،صحیح البخاری،کتاب الصوم،باب اذارآیتم الہلال۔۔حدیث 1909۔

[xii] الفرقان:62

[xiii] البقرہ:185

[xiv] البقرہ:183